محمد حنیف ندوی

غزالی کی سرگزشتِ انقلاب

ضعفِ ایمانی اور اس کے مہالک کا علاج

۹

امورِ نبوت میں ذاتی تجربہ ضروری نہیں

مزید برآں فرض کرو تمہیں براہ راست مسائل نبوت کا کوئی تجربہ نہیں۔ جب بھی تمہاری عقل و دانش کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے تھا کہ وہ ان امور میں انبیاء و رسل کی تصدیق کرتی اور ان کی پیروی میں فخر و سعادت محسوس کرتی۔ کیونکہ یہ عقلِ سلیم کے عین مطابق اور صحیح تھا۔ اس حقیقت کو اس مثال کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ ایک شخص نے بچپنے سے شعور تک عمر کی تمام منزلیں خیر و عافیت سے طے کیں۔ چونکہ بیماری سے کبھی دو چار نہیں ہوا۔ اس لئے ذاتی طور پر نہیں جانتا کہ بیماری کیا ہوتی ہے اور اس کے علاج کی کیا کیا صورتیں ممکن ہیں۔ یہ اچانک بیمار ہو جاتا ہے۔ اس کا باپ ایک نہایت تجربہ کار طبیب ہے جس کی حذاقت و کمالِ فن کا چرچا دُور دُور تک پھیلا ہوا ہے۔ اور یہ خود بھی اپنے والد کے ان کمالاتِ طبی سے واقف ہے۔ یہ پدرِ مہربان جو خوش بختی سے ایک اچھا معالج بھی ہے اس کے لئے ایک دوا تیار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ لو بیٹا! اس کو استعمال کرو۔ یہ تمہاری مرض کا کلی اور شافی علاج ہے۔ بتایئے اس وقت اس برخوردار کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیئے کیا اُسے بلاتامّل دوا استعمال کر لینا چاہیئے۔ یا یہ کہہ کر ٹھکرا دینا چاہیئے کہ جناب یہ کڑوی اور کریہہ المنظر دوا میرے مرض کا علاج کیونکر ہو سکتی ہے۔ اس کو اس بیماری سے کیا مناسبت ہے۔ میں تو اس کو استعمال کرنے والا نہیں۔ کیونکہ اس کی افادیت کا مجھے پہلے سے کوئی تجربہ نہیں! اگر وہ یہ موقف اختیار کرے گا تو بلاشبہ خود تمہارے نزدیک بھی یہ احمق ٹھہرے گا۔ اور کوئی شخص اس کی اس دانائی کی تعریف نہیں کرے گا۔ اگر یہ صحیح ہے تو تم ہی بتاؤ تمہارے بارے میں کیا رائے قائم کی جائے، جب تم کہتے ہو کہ میں مسائل نبوت کا انکار اس بنا پر کرتا ہوں کہ میں نے ذاتی طور پر ان کا کوئی تجربہ نہیں کیا۔ حالانکہ اس طبیبِ روحانی کی شفا بخشیوں کے سینکڑوں قصے تم سن چکے ہو تو کیا تمہارے اس فعل کو بھی اہلِ بصیرت احمقانہ قرار نہیں دیں گے۔

تم یہ کہہ سکتے ہو کہ آنحضرت کی شفقت و ہمدردی سے متعلق میں کیونکر جان سکتا ہوں اور مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ انسان کے تمام روحانی امراض کے پہچاننے والے اور معالج ہیں۔ ہم کہیں گے بالکل اسی طرح جس طرح کہ

ان کا اسی طرح حملہ ہو سکتا ہے - جیسا کہ تم پر - مگر یہ ان کی کمزوری کا ایک پہلو ہے - اس کے سوا ان کو کچھ اور حقائق کا بھی علم حاصل ہے - جو تمہیں حاصل نہیں - لہٰذا وہ دوسرے پہلوؤں سے تم سے بہتر ہیں - اس لئے تمہاری زجر و توبیخ کا دائرہ صرف انہی کمزوریوں تک محدود رہنا چاہیئے - اور ان سے یہ مطلب ہرگز اخذ نہیں کرنا چاہیئے کہ ان احکام پر یہ ایمان نہیں رکھتے - یا ان محظورات کو محظورات نہیں گردانتے - کیا تم نہیں دیکھتے کہ بہت سے لوگ جو حفظان صحت کے جملہ اصولوں پر ایمان رکھتے ہیں بد پرہیزی کرتے ہیں - اور بیماری کی حالت میں طبیب کے منع کرنے کے باوجود ٹھنڈا پانی پی لیتے ہیں اور میوے کھا لیتے ہیں - حالانکہ یہ ان کے لئے سخت مضر ہوتا ہے - تو کیا ان کی اس طرح کی حرکات سے یہ سمجھا جائے کہ ان کا طب اور حفظانِ صحت کے اصولوں پر ایمان نہیں رہا - اگر یہ استدلال غلط ہے تو علما کی بے راہ روی سے ان کے عدم ایمان پر استدلال کرنا ہی غلط قرار پائے گا - ایک محمل تو ان کی فروگذاشتوں کا یہ ہے۔

ثانی - ایک عامی کو اس حقیقت کا احساس بھی ہونا چاہیئے - ایک عالم تو یہ سمجھتا اور باور کرتا ہے کہ اس کا علم اس کے لئے ذریعۂ بخشش ثابت ہوگا - اور اس خوش گمانی کی بنا پر اس سے اعمال و افعال میں تھوڑا بہت تساہل سرزد ہو جاتا ہے جس میں دونوں طرح کے احتمال ہیں ، یہ بھی کہ اس پر دوگنی گرفت ہو ، اور یہ بھی کہ اس کا علمی پایہ فی الواقع اس کے لئے وجہ شفاعت بن جائے - لیکن تم جو علم کی اس حقیقت سے بالکل محروم ہو - اگر ان علماء کا تتبع کروگے ، اور برائیوں پر مصر رہو گے تو بخشش و عفو کی کس امید پر ؟ تمہاری سفارش کون کرے گا - اور تم کس برتے پر علما کے تساہلات کی پیروی کروگے۔

ثالث - اس سلسلہ میں یہ نکتہ بھی ملحوظ رہنا چاہیئے اور یہی موقف صحیح بھی ہے کہ عالم حقیقی سوا اس کے کہ اس سے لغزشِ بشری کا صدور ہو جائے علی العموم گناہوں کا ارتکاب نہیں کرتا بلکہ حتی الامکان کوشش کرتا ہے کہ اس کی نافرمانیوں سے اپنا دامن بچائے اور گناہوں پر اصرار تو قطعی نہیں کرتا - کیونکہ سچے علم کا تقاضا ہی یہ ہے کہ اسے معصیت کا سم قاتل ہونا معلوم ہو - اور اس حقیقت کا احساس ہو کہ آخرت بہر حال دنیا سے بہتر ہے - ظاہر ہے کہ جو کوئی بھی یہ جان لے گا - وہ اعلے اقدار کو ادنےٰ مفادات کے عوض بیچنے پر رضامند نہیں ہوگا - مگر یہ کیفیت ان علوم سے حاصل ہونے والی نہیں جن کی تحصیل و تعلیم میں اکثر لوگ مشغول ہیں - کیونکہ یہ تو ایسے ہیں کہ ان سے معصیت کے داعیے اور ابھرتے ہیں بیچا علم وہی ہو سکتا ہے جو دلوں کو خشیت الٰہی سے معمور کر دے اور رجاء کے تقاضوں کو چمکا دے - یہی وہ علم ہے جو علماء اور ان کے معاصی کے درمیان ہو حائل ہو جاتا ہے - اور ان کو گناہوں کے ارتکاب سے بچاتا ہے - ہاں یہ ممکن ہے کہ اس کے باوجود ان سے کچھ ایسی فروگذاشتیں سرزد ہو جائیں جن سے کہ کوئی بھی محفوظ نہیں - لیکن اس کے ہرگز یہ معنی نہ ہوں گے کہ ان میں ایمان و ایقان کا جذبہ مفقود ہے - اس ضمن میں یہ اصول یاد رکھو کہ مومن کو ہمیشہ آزمائشوں میں ڈالا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ ان آزمائشوں میں پورا اترتا ہے تو بہ و انابت اس کا شیوہ ہے - گناہوں

تمہیں اپنے والد کے متعلق علم ہوا۔ ظاہر ہے کہ ان کی شفقت و محبت پدری، کوئی محسوس چیز نہیں کہ تم اسے دیکھ اور ٹٹول سکتے۔ بلکہ وہ تو ایسی چیز ہے جس کا تیقن دوسرے ذرائع سے حاصل ہوتا ہے۔ تم نے اس شفقت کی جھلک ان کے روز مرہ کے اعمال و افعال میں پائی اور اس کا سراغ ان کی حرکات و سکنات میں لگایا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تمہیں ان کی محبت کے متعلق ایک یقینی و حتمی علم حاصل ہو گیا جس میں کوئی شک و شبہ موجود نہیں۔ ٹھیک اسی انداز سے اگر تم آنحضرت کے ان اقوال و ارشادات پر غور کرو، جو انسانی ہمدردی سے متعلق ہیں۔ اور ان حالات و واقعات کو نظر و فکر کے سامنے لاؤ جن سے آپ کی شفقتیں عیاں ہوتی ہیں۔ اور آپ کی عامہ خلائق سے بے پناہ محبت ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس محبت و اخلاص سے انہوں نے انسانی اخلاق و عادات کو سنوارا ہے اور کس کس جتن اور تدبیر سے انسان کے آپس کے اختلافات کو دور کیا ہے؛ تو تم پر یہ حقیقت ثابت ہو جائے کہ آنحضرتؐ کی عنایتیں اور مہربانیاں امت کے حق میں ایک شفیق و مہربان باپ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ مزید برآں اگر تم سیرت و عمل کے معجزات پر غور کرو۔ اور اس حقیقت کے بارے میں سوچو کہ آنحضرتؐ نے قرآن کے ذریعہ کس درجہ حیرت انگیز مغیبات کی اطلاع دی ہے اور اخبار و احادیث میں آپ کی کیسی کیسی پیشگوئیوں کا ذکر ہے۔ جو پوری ہوئیں تو اس سے تمہیں حتمی طور پر معلوم ہو جائے گا۔ کہ آنحضرت جن ذرائع علم سے آراستہ تھے وہ عقل و ادراک کے علاوہ کچھ اور ذرائع تھے۔ کیونکہ وہ ذرائع تو اس حقیقت سے تعبیر تھے کہ آپ کے قلب و باطن کی وہ آنکھیں بیدار ہو گئی ہیں۔ جو ان امور کو بھی بلا محابہ دیکھ لیتی ہیں جو پردہ خفا میں پنہاں ہیں۔ علم کا یہ ادراک صرف خواص تک محدود ہے۔ عقل و دانش کی رسائی یہاں تک نہیں۔

یہ ہے وہ طریق جس سے کہ حقائق دینیہ کا انکشاف ہو پاتا ہے۔ کہ آنحضرت پر ایمان لاؤ۔ قرآن کے معارف پر غور کرو۔ احادیث و سیر کے حکم و غیوب کا جائزہ لو۔ یعنی دین کو سمجھنے کی ایک ذاتی کوشش کرو۔ اس طرح تمہیں ان حقائق کی سمجھ اور صحیح معرفت حاصل ہو جائے گی۔ ہماری رائے میں فلسفہ زدہ حضرات کے لئے اس قدر تنبیہہ کافی رہے گی۔ ان افکار کا اظہار اس خیال کے پیش نظر کیا ہے کہ اس وقت ان کی اشد ضرورت ہے۔

ضعف ایمانی کا چوتھا سبب اور اسکے علاج کی صورتیں

(۴) ضعف ایمانی کا چوتھا سبب: چونکہ علماء سیرت و کردار کا اچھا نمونہ نہیں تھے اس لئے عوام کے لئے ٹھوکر کا باعث ثابت ہوتے ہیں۔ تو اس بیماری کا علاج تین طریقوں سے ہونا چاہیے۔

اول۔ جب تم دیکھو کہ کوئی عالم کسی حرام فعل کا مرتکب ہو رہا ہے تو خود اپنی حالت پر غور کرو۔ کہ تم بھی تو جھوٹ بولتے ہو۔ غیبت کرتے ہو۔ اور چغلی سے باز نہیں رہتے۔ یہ سب چیزیں بھی شراب و سود اور خنزیر کی طرح حرام ہیں۔ پھر کیا تم ان ناجائز حرکتوں کا ارتکاب اس بنا پر کرتے ہو کہ تم ان کے ناجائز ہونے پر ایمان نہیں رکھتے۔ نہیں بلکہ یہ نتیجہ ہے شہوات و خواہشات کے غلبہ و استیلاء کا۔ ٹھیک اسی طرح علماء بھی شہوات و خواہشات نفس رکھتے ہیں۔ اور ان پر

پر اصرار کرنا اور جمے رہنا نہیں۔

یہ ہیں وہ خیالات جن کا اظہار میں فلسفہ اور باطنیت کی تردید میں کرنا چاہتا تھا اور بتانا چاہتا تھا کہ ان دو فتنوں کے نتائج کس درجہ گمراہ کن ہیں۔ میرا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ان لوگوں کی غلطیوں کی نشاندہی کروں جو مناسب طریق سے ان دو فتنوں کی تردید نہیں کر پاتے۔ اب رب العزت سے دعا ہے کہ وہ مجھے ان حضرات کی رفاقت سے بہرہ مند کرے جن کو اس کی بخشش خاص نے چنا اور برگزیدہ کر دیا ہے۔ اور جن کو اس نے راہ حق پر چلایا ہے۔ اور ان کے دلوں میں اپنی یاد سموئی ہے کہ پھر وہ کبھی اس کو بھول نہیں سکے اور غوائل نفس سے اس طرح بچا لیا ہے۔ کہ اس کے بعد انہوں نے کبھی اس کے سوا کسی کو ترجیح نہیں دی۔ اور اس طرح اپنی بندگی و اطاعت پر لگا لیا ہے کہ پھر کوئی دوسرا شخص عبادت کے نقطۂ نظر سے ان کی نظروں میں نہیں جچا۔

مطبوعات بزم اقبالؒ

مجلہ اقبالؒ مدیر:- ایم۔ ایم۔ شریف۔ بشیر احمد ڈار

سہ ماہی اشاعت:- دو انگریزی اور دو اردو شماروں میں قیمت سالانہ دس روپے صرف اردو یا انگریزی شمارے پانچ روپے

		روپے	آنے	پائی
میٹافزکس آف پرشیا	(انگریزی) مصنفہ علامہ اقبال	۵	۰	۰
ذکر اقبالؒ	مصنفہ مولانا عبدالمجید سالک	۵	۰	۰
اقبالؒ اور ملا	مصنفہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم	۰	۱۲	۰
مکاتیب اقبالؒ	بنام خان محمد نیاز الدین خان مرحوم	۱	۴	۰
تقاریر یوم اقبالؒ	۱۹۵۴ء	۱	۴	۰
علامہ اقبالؒ	مترجمہ صوفی غلام مصطفیٰ تبسم	۱	۸	۰
جدید سیاسی نظریے	مصنفہ سی۔ ای۔ ایم۔ جوڈ مترجمین عبدالمجید سالک و عبدالحمی	۲	۱۲	۰
غیب و شہود	مصنفہ سر آرتھر شیلے ادنگٹن مترجم سید نذیر نیازی	۲	۱۲	۰

ملنے کا پتہ:- معتمد بزم اقبال و مجلس ترقی ادب ۲۔ نرسنگ داس گارڈن کلب روڈ۔ لاہور